السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایس ایم سید پریسٹن سے لکھتے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے بزرگ کیا ولی کے نام نذرونیاز دینا جائز ہے۔ تاکہ ان کا قرب حاصل ہو اور اپنی مشکلیں حل کرنا آسان ہوجائے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے پر ہم پہلے بھی صراط مستقیم میں مفصل جواب دے چکے ہیں۔ غیر اللہ کے نام کی نذر اسلام میں جائز نہیں اور یہ کام شرک ہے اور جن علماء نے نرم الفاظ استعمال کئے ہیں انہوں نے بھی اسے باطل اور حرام قرار دیا ہے اور قرآن کی آیت:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ... ١٧٣ ... سورة البقرة

میں اس کی مکمل وضاحت موجود ہے۔ (وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ) کا مطلب بھی کیا ہوسکتا ہے مگر جن لوگوں کے دلوں پر مہریں لگ چکی ہوں اور ضد وتعصب کی وجہ سے اندھے ہوچکے ہیں ان پر نہ کوئی آیت اثر کرسکتی ہے اور نہ کسی حدیث کو وہ ماننے کے لئے تیار ہیں اس لئے ہر جگہ ان کا نذرونیاز کے نام پر کاروبار زوروں پر ہے۔ اس لئے واضح دلائل کے باوجود وہ اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹے چلے آرہے ہیں۔

ہمارے ہاں یعنی پاکستانی وہندوستانی حلقوں میں جو لوگ اس بیماری میں بتلا ہیں وہ اپنے آپ کو بڑے فخر سے حنفی کہتے ہیں لیکن جن بدعات وخرافات میں یہ لوگ بتلا ہیں حنفی ائمہ وعلماء نے ان کاموں کو غلط اور ناجائز قرار دیا ہے لیکن پھر بھی یہ لوگ ہدایت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے آج کے اس جواب میں ہم حنفی علماء وائمہ کے اقوال پر اکتفا کرتے ہیں شائد ان کی بات اثر کرجائے۔

فقہ حنفی کی معرکہ آراء کتاب فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ''اکثر عوام میں جو یہ رواج ہے کہ وہ کسی نیک آدمی کی قبر پر جاکر نذر مانتے ہیں کہ اے فلاں بزرگ اگر میری حاجت پوری ہوگئی تو اتنا سونا یا کوئی چیز تمہاری قبر پر (۱) (چڑھاؤں گا یہ نذر بالاجماع باطل ہے۔'' (فتاویٰ عالمگیری

درمختار میں ہے: ''اور معلوم ہونا چاہے کہ اکثر عوام مردوں کے نام جو نذریں نیازیں دیتے ہیں اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں اولیاء کرام کا تقرب حاصل کرنے کے لئے مالی نذرانے پیش کرتے ہیں اور ان کی قبروں پر چراغ اور (۲) (تیل جلاتے ہیں یہ سب چیزیں بالاجماع باطل اور حرام ہیں۔'' (درمختار

اس کے باطل اور حرام ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں (۳):

ایک: یہ کہ قبروں کے چڑھاوے وغیرہ مخلوق کے نام کی نذریں ہیں اور مخلوق کے نام کی نذر جائز ہی نہیں اس لئے نذر بھی عبادت ہے اور عبادت کسی مخلوق کی جائز نہیں۔

دوسری: وجہ یہ کہ منذورلہ (جس کے نام کی نذر دی جاتی ہے) مردہ ہے اور مردہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔

(تیسری: یہ کہ نذر دینے والا شخص مردوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کائنات میں تصرف کرنے کا اختیار رکھتے ہیں حالانکہ مردوں کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا صریحاً کفر ہے۔ (فتاویٰ شامی

شیخ قاسم شرح درر میں لکھتے ہیں: ''وہ نذر جو عوام الناس مانتے ہیں جیسے کہ مشاہدہ ہے کہ کسی شخص کا کوئی آدمی گم ہوجائے یا بیمار ہو' یا اس کو کوئی ضرورت وحاجت پیش ہو پس وہ کسی نیک آدمی کے مزار پر جائے اور غلاف (۴) کو سر پر اٹھائے اور کہے اے میرے آقا (فلاں بزرگ) اگر میرا گم شدہ واپس آجائے یا میرا مریض تندرست ہوجائے یا میری حاجت پوری ہوجائے تو آپ کو اتنا سونا اتنی چاندی یا اتنا کھانا یا اتنا پانی یا سبیل لگاؤں گا یا اتنی موم (بتیاں قبر پر روشن کروں گا یا اتنا تیل چراغ میں ڈالوں گا۔ یہ تمام ائمہ کے اتفاق سے باطل ہے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق ج دوم ص ۲۹۸

یہ عبارتیں جو ہم نے نقل کی ہیں یہ فقہ حنفی کی مشہور کتابوں کی ہیں۔ ہمارے بھائی جو نذرونیاز کا کاروبار کرتے ہیں وہ ان کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اکثر مسائل میں ان کتابوں پر اعتماد کرتے ہیں بلکہ کچھ عرصہ پہلے اس گروہ کے ایک بزرگ نے تو ''فتاویٰ عالمگیری'' کو اسلامی قانون کی بنیاد بنانے کی تجویز پاکستان میں پیش کی تھی۔

اس لئے انہیں ان عبارتوں پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہے کہ ان کے اپنے ائمہ اور علماء اس مسئلے کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

بہرحال جو عوام بزرگوں کے حوالے سے کوئی نذر دیتے ہیں تو ان سے معلوم کرنا چاہئے کہ ان کا مقصد کیا ہے۔

اول: اگر وہ اس قبر یا مزار میں دفن بزرگ کا قرب اور خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے نام کی نذرونیاز دیتے ہیں تو یہ واضح شرک ہے۔

دوم : اگر مقصد حاجت روائی اور مشکل کشائی ہے تو یہ بھی باطل اور حرام ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص39

محدث فتویٰ